خصوصی سیکشن 1: بینکاری نظام کے غیرادا شدہ قرضے-گردشی یا ساختی؟

2008ء کی پہلی سہ ماہی سے بینکاری شعبے کو جن بڑی دشواریوں کا سامنا ہے ان میں بڑھا ہوا خطرۂ قرض شامل ہے۔2008ء کے دوران بینکاری شعبے کے غیرادا شدہ قرضے 68.4 فیصد بڑھ کر 359.3 ارب روپے ہوگئے (**جدول 1**)۔ اگرچہ 2009ء کی پہلی دوسہ ماہیوں میں نمو کی رفتار کم ہوئی تاہم غیرادا شدہ قرضوں کا اسٹاک پہلی ششماہی کے آخر تک 397.9 ارب روپے ہوگیا۔ غیرادا شدہ قرضوں میں اس اضافے کا بڑا حصہ ملکی اور عالمی سطح پر معاشی سست رفتاری کی بنا پر ہے تاہم قرض جزدان کے معیار میں کچھ بگاڑ حالیہ برسوں (2003ء سے 2007ء تک) کے دوران قرضوں میں تیزی سے توسیع کی وجہ سے بھی متوقع تھا۔

جدول 1: بینکاری نظام کے غیرادا شدہ قرضے

	دسمبر 07ء*	مارچ 08ء	جون 08ء	ستمبر 08ء	دسمبر 08ء*	مارچ 09ء	جون 09ء
غیرادا شدہ قرضے (ارب روپے)	218.0	231.4	241.3	278.2	359.3	379.3	397.9
غیرادا شدہ اور مجموعی قرضوں کا تناسب (فیصد)	7.6	7.7	7.7	8.4	10.5	11.5	11.5
خالص غیرادا شدہ اور مجموعی قرضوں کا تناسب (فیصد)	1.1	1.3	1.1	1.9	3.4	3.9	3.7

*اعداد وشمار سالانہ آڈٹ شدہ کھاتوں پر مبنی ہیں۔

ماخذ: شعبہ بینکاری نگرانی، بینک دولت پاکستان

خطرۂ قرض میں اضافے کے بینکاری شعبے کی کارکردگی اور استحکام کے حوالے سے دوررس مضمرات ہیں۔ دوران سال تموین میں اضافے کا امکان ہے جس سے بینکوں کی نفع آوری پر اثر پڑے گا۔ بینکاری نظام کے ضابطہ کار اور نگراں کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک کے لیے بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر مرتب ہونے والے حتمی اثرات بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ مختصر نوٹ اس موضوع سے منسلک دو کلیدی مسائل کا جائزہ لینے کی کوشش ہے۔ اول، یہ کہ آیا غیرادا شدہ قرضوں کے حجم میں یہ نمایاں اضافہ گردشی نوعیت کا ہے یا جزواً بینکاری نظام کی ساختی کمزوریوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ دوم، غیرادا شدہ قرضوں میں یہ اضافہ شعبہ بینکاری کے استحکام پر کیا اثر مرتب کرتا ہے۔ ان دونوں مسائل کا مندرجہ ذیل بحث میں تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے۔

غیرادا شدہ قرضوں کی نوعیت: گردشی بمقابلہ ساختی

بینکاری شعبے کے غیرادا شدہ قرضوں اور مجموعی معاشی سرگرمیوں (جن کا اظہار عموماً جی ڈی پی کی نمو سے ہوتا ہے) کے درمیان منفی ربط کا نظری اور تجربی لٹریچر دونوں میں بھرپور تذکرہ ملتا ہے۔[1] مالی استحکام کا جائزہ 08-07ء میں دباؤ کی کلی جانچ کے ریگریشن تجزیے[2] اور **شکل 1** میں اعداد وشمار کی گراف سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے حوالے سے بھی یہ ربط منفی ہے۔ غیرادا شدہ قرضوں اور مجموعی قرضوں کے تناسب اور غیرادا شدہ قرضوں اور جی ڈی پی نمو کے تناسب کے پیش نظر بینکوں کے اعداد وشمار اس دلیل کو مزید تقویت دیتے ہیں، جیسا کہ **شکل 2** سے ظاہر ہے۔

شکل 1: جی ڈی پی نمو اور غیرادا شدہ اور مجموعی قرضوں کے تناسب کے رجحانات

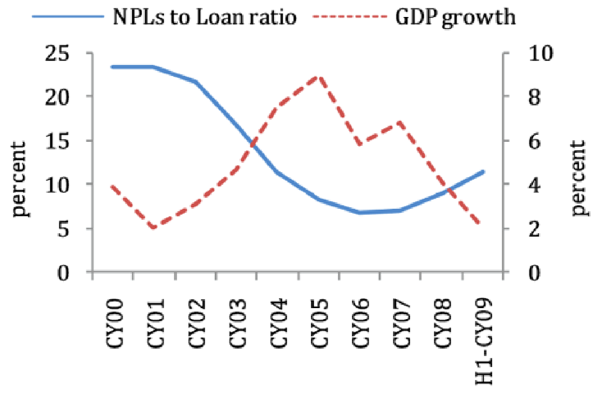

Source: BSD & Economic Survey

ان معلومات سے واضح ہے کہ غیرادا شدہ قرضوں میں اضافے کا بڑا حصہ جی ڈی پی نمو کے سکڑاؤ سے ہے یعنی یہ کہ یہ مظہر نوعیت کے اعتبار سے گردشی ہے۔ مالی استحکام کا جائزہ 08-2007ء میں دباؤ کی کلی جانچ کی بنیاد پر سادہ حساب کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلے دو برسوں کے دوران معاشی شرح نمو میں 400 بی پی ایس اضافے سے توقع ہے کہ غیرادا شدہ قرضوں اور مجموعی قرضوں کا تناسب 326 بی پی ایس بڑھ کر 10.5 فیصد ہوجائے گا۔ اس تناسب میں متوقع اضافے اور غیر ادا شدہ قرضوں اور مجموعی قرضوں کے تناسب کی اصل سطح (11.5 فیصد) میں فرق حالیہ برسوں میں قرضوں کی تیزی سے توسیع سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

1 ہوگرتھ اور وٹلے (2003ء)، وائرولینن (2004ء)، گاشا اور موریلز (2004ء) اور میسینا، ٹیسیئر اور ڈے (2006ء) کے ریگریشن تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جی ڈی پی نمو اور خطرۂ قرض (غیرادا قرضوں اور نادہندگی کے امکان) کے لیے استعمال ہونے والے پیمانوں میں منفی ریاضیاتی ربط ہے۔

2 بینک دولت پاکستان کے مالی استحکام کا جائزہ 08-2007ء کے خصوصی سیکشن ''دباؤ کی کلی جانچ کا فریم ورک'' میں مفصل بیان کیا گیا ہے کہ جی ڈی پی نمو میں 200 بی پی ایس کی کمی سے بینکاری شعبے کے غیرادا شدہ اور مجموعی قرضوں کا تناسب 163 فیصدی درجے بڑھنے کا امکان ہے۔ مزید برآں 5 فیصد امکان یہ بھی ہے غیرادا شدہ اور مجموعی قرضوں کا تناسب 356 بی پی ایس سے بھی زیادہ بڑھے گا۔

قرضوں کی تیزی سے توسیع کو بینکوں کی کارکردگی میں اہم عامل سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس سے آنے والے برسوں میں نادہندگی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔[3] پاکستان میں بینکوں کا قرض جزدان 2003-07ء کے دوران 24.7 فیصد کی سالانہ اوسط شرح سے بڑھا، جو مس 03 تا م س 07ء کے دوران 14.6 فیصد اوسط نامیہ جی ڈی پی نمو سے خاصی زیادہ ہے۔ مزید برآں چونکہ بینکوں نے قدرے نئے اور پرخطر شعبوں بشمول صارفی اشیا، زراعت اور ایس ایم ای مالیات میں قدم رکھا ہے اس لیے اس سے بھی ان کے اثاثوں کا معیار متاثر ہونے کا امکان ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شعبے میں قرض کے لیے خطرے کی موزوں جانچ کرنے کے لیے مہارت پیدا کرنے میں وقت لگتا ہے۔ نیز زراعت اور ایس ایم ای کا شعبہ نوعیت کے اعتبار سے زیادہ پرخطر ہیں اور ان کا غیر اداشدہ قرضوں اور مجموعی قرضوں کا تناسب عموماً دوسرے شعبوں سے زیادہ رہا ہے (جدول 2)۔

شکل 2: جی ڈی پی نمو اور غیر اداشدہ و مجموعی قرضوں کے تناسب کا بینک وار ریاضیاتی ربط

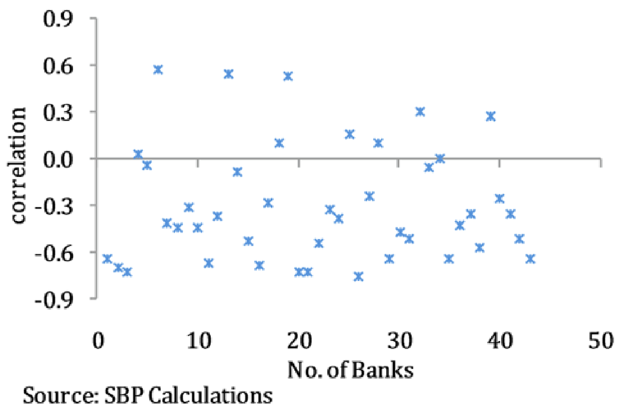

Source: SBP Calculations

جدول 2: مجموعی اور غیر اداشدہ قرضوں کا شعبہ وار تناسب (فیصد)						
	2004ء	2005ء	2006ء	2007ء	2008ء	*2009ء
کارپوریٹ	10.9	7.2	6.5	7.2	8.9	12.1
ایس ایم ای مالکاری	10.6	11.9	8.8	9.4	15.8	22.4
زرعی مالکاری	38.2	31.2	20.8	18.7	15.8	14.6
اشیا مالکاری	1.0	0.9	0.8	1.1	1.4	1.0
صارفی مالکاری	0.9	1.9	2.2	4.4	6.9	9.1

*اعداد و شمار آخر جون 2009ء کے ہیں۔
ماخذ: شعبہ بینکاری نگرانی، بینک دولت پاکستان

اگرچہ کارپوریٹ شعبے کے سوا دیگر شعبوں میں بھرپور قرض گاری سے بینکوں کو اپنے قرض جزدان میں تنوع لانے کا موقع ملا ہے تاہم ارتکاز کا خطرہ بدستور باعث تشویش ہے جیسا کہ صف اول کے 20 کارپوریٹ قرض گیروں کو دیے جانے والے قرضوں کے تناسب سے ثابت ہوتا ہے۔ بینکوں کے قرض جزدان میں کارپوریٹ شعبے کا حصہ جون 03ء سے 50 فیصد سے زیادہ رہا ہے (ضمیمہ)۔ مزید برآں ایک کروڑ روپے سے زائد حجم کے قرضے لینے والے تمام قرض گیروں کی تعداد کا صرف 0.5 فیصد بینکوں کے مجموعی قرض جزدان کا 71.7 فیصد حصہ استعمال کرتا ہے۔[4] یہ ساختی کمزوریاں بھی غیر اداشدہ قرضے میں حالیہ اضافے کی ذمہ دار ہیں۔ جون 09ء تک کارپوریٹ شعبے میں غیر اداشدہ قرضوں اور مجموعی قرضوں کا تناسب 12.1 فیصد تھا جبکہ 2007ء کے آخر میں یہ 7.2 فیصد رہا تھا۔ کارپوریٹ شعبے کے اندر خاص طور پر ٹیکسٹائل شعبے کے غیر اداشدہ قرضے نمایاں ہیں جو 18.8 فیصد ہیں۔

بینکاری شعبے کے لیے مضمرات[5]

پچھلے کچھ عرصے کے دوران غیر اداشدہ قرضوں میں اضافے کے باوجود کمرشل بینکوں نے (مجموعی طور پر) خطرۂ قرض کے بحران سے نمٹنے میں استقامت کا مظاہرہ کیا۔ آخر جون 09ء میں خالص غیر اداشدہ قرضوں اور مجموعی قرضوں کا تناسب 3.6 فیصد ہے اور اسٹیٹ بینک کے محتاط قواعد کے باعث کمرشل بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ زیادہ تر اثاثوں کے معیار میں بگاڑ سے محفوظ رہی اور آخر جون 09ء میں (بازل دوم کے تحت) 14.0 فیصد تھی جبکہ کم سے کم 10.0 فیصد کی شرط ہے۔ کمرشل بینکوں کے اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس) 09ء کی پہلی ششماہی میں 1.0 فیصد تھا جو ماضی سے تھوڑا ہی کم تھا۔ تموین کی کوریج کی شرح میں بھی کچھ کمی ہوئی اور آخر جون 09ء میں یہ گر کر 70.2 فیصد ہوگئی جبکہ آخر دسمبر 07ء میں 89.1 فیصد تھی۔ اگرچہ کوریج کی شرح میں کمی غیر اداشدہ قرضوں کی ابتدائی زمرہ بندی ('مشکوک' زمرہ) کے لیے تموین کی شرائط کی بنا پر تھی تاہم اس سے خالص غیر اداشدہ قرضوں اور سرمائے کا تناسب بڑھ کر 17.8 فیصد ہوگیا جبکہ آخر دسمبر 07ء میں یہ صرف 3.7 فیصد تھا۔

[3] بوریو اور لو (2002ء)۔
[4] ان مسائل کا تفصیلی تجزیہ بینک دولت پاکستان کے مالی استحکام کا جائزہ 2006ء اور مالی استحکام کا جائزہ 08-2007ء میں دیا گیا ہے۔
[5] کمرشل بینکوں کے اعداد و شمار استعمال کیے گئے ہیں کیونکہ جدولی بینک پہلے ہی غیر اداشدہ قرضوں کے مسئلے کا سامنا کر رہے تھے۔

اگرچہ مجموعی اعداد و شمار کے مطابق شعبہ بینکاری کی جانب سے بڑھتے ہوئے خطرۂ قرض کے حوالے سے استقامت بالکل واضح ہے تاہم اس سے انفرادی بینکوں کے قرض جزدان کی انفیکشن کی سطح کے بارے میں اہم معلومات پوشیدہ رہ جاتی ہیں۔ بینکوں کی سطح کی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمرشل بینکوں کی غیرادا شدہ قرضوں اور مجموعی قرضوں کا تناسب 2009ء کی پہلی ششماہی میں صفر سے 30.6 فیصد کے درمیان ہے (**شکل 3**)۔ تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ 36 میں سے 13 کمرشل بینک، جن کا اثاثوں میں حصہ 45.4 فیصد ہے، غیرادا شدہ قرضوں اور مجموعی قرضوں کا تناسب 10 فیصد سے زیادہ رکھتے ہیں (**شکل 4**)۔ اس گروپ میں 3 سرکاری کمرشل بینک اور 10 ملکی نجی بینک شامل ہیں۔ دوسری جانب اثاثوں میں 9.6 فیصد حصے کے مالک 9 بینکوں کا غیرادا شدہ قرضوں اور مجموعی قرضوں کا تناسب 5 فیصد سے کم ہے۔ اس گروپ میں 4 غیرملکی بینک، 2 اسلامی بینک اور 3 ملکی روایتی بینک شامل ہیں۔

شکل 3: جی ڈی پی نمو اور غیرادا شدہ و مجموعی قرضوں کے تناسب کا بینک وار ریاضیاتی ربط

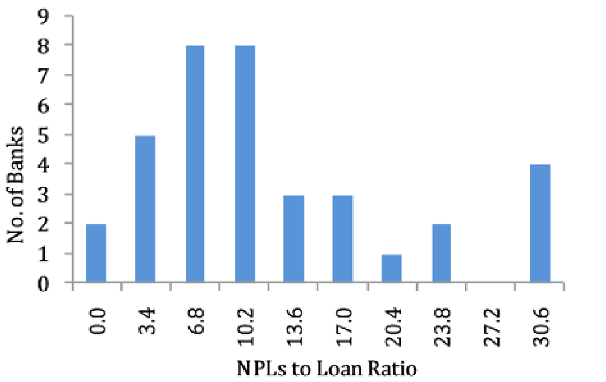

Source: BSD, SBP Calculations

2008ء کے دوران غیرادا شدہ قرضوں اور مجموعی قرضوں کے تناسب میں تبدیلیوں سے یہ بیان مزید تقویت پاتا ہے کہ ساختی مسائل کے باوجود غیرادا شدہ قرضوں میں اضافہ معاشی سرگرمیوں کی سست رفتاری سے منسوب کیا جاسکتا ہے کیونکہ 36 میں سے 29 کمرشل بینکوں کے تناسب میں اضافہ ہوا (**شکل 4**)۔ اس سلسلے میں چھوٹے سے درمیانے حجم کے ملکی نجی بینک (اور ایک سرکاری شعبے کا کمرشل بینک بھی) سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔

شکل 4: 2008ء کے دوران غیرادا شدہ و مجموعی قرضوں کے تناسب میں تبدیلیاں، بینک وار

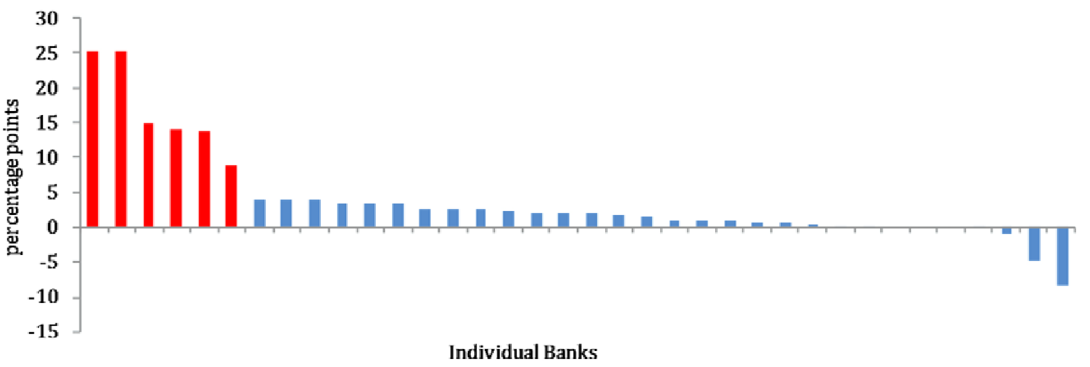

Source: SBP Calculations

چنانچہ اس کا واضح نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے کہ اثاثوں کے معیار میں بگاڑ ان بینکوں کی نفع آوری نیز ادائیگی قرض کی صلاحیت کے حوالے سے منفی مضمرات لیے ہوئے ہے۔ خالص غیرادا شدہ قرضوں اور سرمائے کے تناسب سے متعلق بینکوں کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اگر آخر جون 2009ء تک خالص غیرادا شدہ قرضوں کی تموین کی جائے تو 2 بینکوں کا پورا سرمایہ ختم ہوجائے گا (**شکل 5**)۔ ایک اور نجی بینک بھی خالص غیرادا شدہ قرضوں اور سرمائے کا بلند تناسب رکھتا ہے جو 53.3 فیصد ہے۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ اثاثوں میں 69.5 فیصد حصہ رکھنے والے 36 میں سے 24 بینکوں کا تناسب 20 فیصد سے کم ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ بینکوں کی سطح کی معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کم از کم 5 ملکی کمرشل بینک بڑھتے ہوئے غیرادا شدہ قرضوں سے متاثر ہوئے ہیں۔ ساتھ ہی تموین کے اخراجات میں اضافے اور مجموعی کمزور تجارتی ماحول کی وجہ سے ان بینکوں کی نفع آوری بھی کم ہوگئی ہے۔ اسٹیٹ بینک کی آخر دسمبر 09ء تک کم از کم ادا شدہ سرمایہ بڑھا کر 6 ارب روپے تک لانے کی شرط کے پیش نظر ان میں سے کچھ بینکوں کو کاروبار قائم رکھنے کے لیے منڈی کی دوسری قوتوں سے لازماً مل کر چلنا ہوگا۔ دشوار ماحول کو دیکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے کم از کم سرمائے کی شرائط کم کردی تھیں تاہم بعض چھوٹے ملکی نجی بینکوں کو نظر ثانی شدہ شرائط پوری کرنے میں بھی دقّت ہوسکتی ہے۔ مخالف گردشی تموینی شرائط یعنی اسٹیٹ بینک کی جانب سے تموین معلوم کرنے کے لیے ضمانت کی قیمت فروخت لازم کے جزوی فائدے کی اجازت سے ان چھوٹے

شکل5: آخر 2009ء میں بینکوں کے خالص غیر ادا شدہ قرضوں اور سرمائے کا تناسب

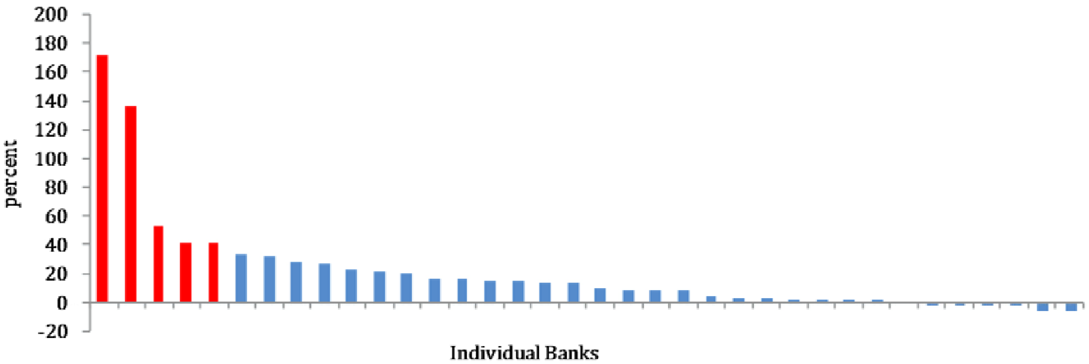

Source: SBP Calculations

بینکوں کو کوئی نمایاں فائدہ پہنچنے کا امکان نہیں۔ بہرحال یہ امر باعث اطمینان ہے کہ ان میں سے کوئی بھی بینک اتنا بڑا (سب سے بڑے پانچ بینکوں میں شامل) نہیں کہ بینکاری نظام کے استحکام کو خطرہ ہو۔ صرف ایک متوسط حجم کا سرکاری کمرشل بینک، جو سب سے بڑے 10 بینکوں کی فہرست میں شامل ہے، اپنی مخصوص وجوہ (مالی نظم ونسق اور سیاسی قرض گاری) کی بنا پر ادائیگی قرض کی شدید مشکلات سے دوچار ہے۔ اس کی بیلنس شیٹ میں 10 ارب کے سرمائے کا ادخال کیا گیا ہے اور توقع ہے کہ مناسب وقت پر اس کی مالی پوزیشن مستحکم ہوجائے گی۔

پالیسی سفارش

پالیسی کے حوالے سے یہ سفارش کی جاتی ہے کہ اسٹیٹ بینک قرضوں کی زمرہ بندی اور تموین کی شرائط کے موجودہ قواعدی فریم ورک کو جاری رکھے۔ غیر ادا شدہ قرضوں کی تموین معلوم کرنے کے لیے ضمانت کی قیمت فروخت لازم کے 40 فیصد کے فائدے کی اجازت دینا اہم مخالف گردشی اقدام ہے۔ تاہم چھوٹے بینکوں کو سہارا دینے کے لیے پالیسی میں تبدیلی کو 'قواعدی برداشت' سمجھا جاسکتا ہے۔ مخصوص بینکوں کے مسائل سے نمٹنے کے لیے بہترین طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ مخصوص بینکوں کے حوالے سے اقدامات کیے جائیں اور بینک کی انتظامیہ سے قریبی روابط رکھے جائیں۔ مخصوص بینکوں کے حوالے سے اقدامات کے نقصانات اور بینکاری نظام کو متوقع فوائد کے درمیان توازن کا خیال رکھنا چاہیے۔ غیر ادا شدہ قرضوں کے بڑھتے ہوئے حجم کی گردشی نوعیت اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ قواعدی ہدایات ایک خاص حد تک ہی خطرۂ قرض کو کم کرسکتی ہیں۔

ضمیمہ

جدول: بینکاری نظام کے شعبہ وار قرضے

ارب روپے

	2003ء	2004ءٗ	2005ء	2006ء	2007ءٗ	2008ء	2009ء، ش1
کارپوریٹ	606.5	873.0	1076.2	1278.9	1520.2	2015.8	1952.6
ایس ایم ای	215.0	284.0	361.4	408.3	437.3	375.0	335.1
زراعت	104.7	119.3	138.0	141.9	150.8	155.5	150.5
صارفی	65.6	152.6	252.8	325.5	371.4	332.2	299.8
اشیا مالکاری	90.3	122.1	140.6	171.9	148.4	235.4	398.7
اسٹاف لون		40.8	42.4	48.0	52.2	64.5	69.7
دیگر	78.7	28.6	31.6	26.4	20.6	13.5	19.5
مجموعی	1160.7	1620.4	2043.0	2400.8	2700.9	3191.8	3225.9
فیصد حصہ							
کارپوریٹ	52.3	53.9	52.7	53.3	56.3	63.2	60.5
ایس ایم ای	18.5	17.5	17.7	17.0	16.2	11.7	10.4
زراعت	9.0	7.4	6.8	5.9	5.6	4.9	4.7
صارفی	5.6	9.4	12.4	13.6	13.8	10.4	9.3
اشیا مالکاری	7.8	7.5	6.9	7.2	5.5	7.4	12.4
دیگر	6.8	4.3	3.6	3.1	2.7	2.4	2.2
مجموعی	100	100	100	100	100	100	0.6